لوگوں نے لمبا عرصہ بے قابو رہنے کے بعد توبہ کیا ہے...... اور کتنے ہی گناہ والوں نے معلوم کرلیا کہ عزت تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہے...... اور گناہوں اور نافرمانیوں کا انجام نقصاندہ ہے۔ اور ان لوگوں کے قصوں میں عبرتیں اور نصیحتیں ہیں...... دل کی تنبیہ اور اس کو غفلتوں کے گھڑوں سے ہوشیار کرنے کا سامان ہے...... اور اس کے لیے اطاعت کرنے اور برائیوں کو ترک کرنے کی پیشکش ہے۔

اور اے میرے پیارے بھائی! آپ جان لیں کہ توبہ کا آغاز دل کی ہشیاری اور غفلت کی نیند سے بیداری ہے، نیز جاہلوں کی راہ اختیار کرنے کی بجائے رب تعالیٰ کی شان وعظمت کا اعتراف ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ ہم سب کو توبہ کرنے والوں اور رب العزت کی طرف لوٹ آنے والوں میں شامل فرمائے۔ آمین

﴿۱﴾ کفل کی توبہ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی ہے، آپ نے ارشاد فرمایا: ''بنی اسرائیل میں سے کفل نامی ایک شخص کسی بھی گناہ کا موقع پاتا تو اس سے بچنے کا نام نہ لیتا تھا۔ پھر اس کے پاس (غربت سے مجبور) ایک عورت آئی، اس نے اُس کو زنا کی شرط پر ساٹھ دینار دیے۔ جب وہ اس کے ہاں ایسے بیٹھا جیسے میاں بیوی کے پاس ہوتا ہے، تو وہ بیچاری لرز اٹھی اور رونے لگی۔ اس نے کہا: روتی کیوں ہو؟ کیا میں نے تم سے زبردستی کی؟ وہ بولی: نہیں، لیکن یہ ایک ایسا گناہ ہے جو میں نے کبھی نہیں کیا۔ اس نے کہا: اگر تو نے یہ کام کبھی نہیں کیا تو اب کیوں کرنے لگی ہے؟ اس نے کہا: مجھے ضرورت نے اس پر مجبور کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کفل نے اسے چھوڑ دیا، اور کہا: چلی جا اور اپنے دینار بھی لے جا۔ پھر اس نے کہا: ''اللہ کی قسم! آئندہ کبھی کفل اللہ کی نافرمانی نہیں کرے گا۔'' پھر وہ اسی رات مرگیا۔ صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا پایا گیا: ''غَفَرَ اللّٰهُ لِلْكِفْلِ'' ''اللہ تعالیٰ نے کفل کو معاف کردیا ہے۔'' [الترمذي، الحاكم وصححه ووافقه الذهبي]

خوف اور وحشت سے بچنے کی دعا

''أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ''

[أبو داؤد ٣٨٩٣، الترمذي ٣٥٢٨ وحسنه] (انتخاب: صدیقہ نورین)

حقانیت قرآنی قسط: (۲)

قرآنی پیش گوئیاں

میاں انوار اللہ

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے: ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّنْ مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝﴾ [البقرۃ: ۲۳-۲۴] ''ہم نے جو کچھ اپنے بندے پر اتارا ہے، اس میں اگر تمہیں شک ہو، تو اس جیسی ایک سورت تو بنالاؤ اگر تم سچے ہوں۔ تمہیں اختیار ہے کہ اللہ کے سوا اور اپنے مددگاروں کو بھی بلالو۔ پس اگر تم نے ایسا نہ کیا اور تم ہرگز نہیں کرسکتے، تو (اسے سچا مان کر) اس آگ سے بچو، جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔''

یہ چیلنج عرب وعجم کے تمام کافروں کو دیا گیا؛ لیکن وہ آج تک اس کا جواب دینے سے عاجز وقاصر ہیں۔ اور قیامت تک عاجز اور بے بس ہی رہیں گے۔ پتھر سے مراد بقول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ گندھک کے پتھر ہیں اور بعض کے نزدیک پتھر کے وہ بت بھی جہنم کا ایندھن بنیں گے، جن کی مشرک لوگ دنیا میں پرستش کرتے رہے ہیں۔ اس کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے: ﴿إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ﴾ [الأنبياء: ۹۸]

دنیاوی اقتدار کا وعدہ: ﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي وَلَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝﴾ [النور: ۵۵] ''تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے، اللہ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور ملک کا خلیفہ بنائے گا، جیسا کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے گزرے تھے۔ اور یقیناً ان کے لیے دین کو مضبوطی کے ساتھ مستحکم کرکے جمادے گا، جو اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے اور انہیں خوف کے بعد امن میں تبدیل کرے گا، وہ میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کچھ بھی شریک نہیں کریں گے، اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری کریں، وہ یقیناً فاسق ہیں۔''

بعض نے اس وعدہ الٰہی کو خلفائے راشدین کے ساتھ خاص قرار دیا ہے؛ لیکن اس تخصیص کی کوئی دلیل نہیں۔

قرآن مجید کے الفاظ عام ہیں اور ایمان وعمل صالح کے ساتھ مشروط ہیں۔ تاہم یہ بات ضرور ہے کہ عہد خلافت راشدہ اور خیر القرون میں اس وعدہ الٰہی کا ظہور ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو زمین میں غلبہ عطا فرمایا۔ اپنے پسندیدہ دین ''اسلام'' کو عروج دیا۔ اور مسلمانوں کے خوف کو امن سے بدل دیا۔ پہلے مسلمان کفار عرب سے ڈرتے تھے۔ پھر معاملہ اس کے برعکس ہوگیا۔ آپ ﷺ نے جو پیش گوئیاں فرمائی تھیں، وہ حرف بحرف اس عہد میں پوری ہوئیں۔ مثلاً آپ ﷺ نے فرمایا: ''حیرہ سے ایک عورت تن تنہا چلی آئے گی اور بیت اللہ کا طواف کرے گی۔ اُسے کوئی خوف وخطرہ نہ ہوگا۔'' ''کسریٰ کے خزانے تمہارے قدموں میں ڈھیر ہو جائیں گے۔'' [صحیح البخاری ح:۳۵۹۵] چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ صحیح مسلم میں ہے: ''اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لیے سکیڑ دیا۔ پس میں نے اس کے مشرقی و مغربی حصے دیکھے۔ عنقریب میری امت کا دائرہ اقتدار وہاں تک پہنچے گا۔'' [صحیح مسلم ح:۲۸۸۹]

حکمرانی کی یہ وسعت مسلمانوں کے حصے میں آئی۔ فارس، شام، مصر، افریقہ اور دیگر دور دراز کے ممالک فتح ہوئے۔ کفر وشرک کی جگہ توحید وسنت کی شمعیں ہر جگہ روشن ہوگئیں، جب تک اہل اسلام توحید وسنت اور ایمان وعمل پر قائم رہے یہ مبارک سلسلہ بڑھتا گیا۔ لیکن وہ وعدہ چونکہ مشروط تھا، جب مسلمان ''ایمان'' میں کمزور اور ''عمل صالح'' میں کوتاہی کے مرتکب ہوئے، تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی عزت کو ذلت اور اقتدار کو غلامی میں بدل ڈالا۔

رومیوں کا ایرانیوں پر غلبہ پانا: اُس وقت دنیا کی دو سپر پاورز ایران اور روم تھیں۔ روم والے اہل کتاب یعنی عیسائی تھے، جبکہ ایرانی مجوسی یعنی آگ کے پجاری تھے۔ اس لیے مسلمانوں کی ہمدردیاں رومیوں کے ساتھ تھیں۔ جبکہ ابوجہل اور اس کے ہمنوا ایران کو پسند کرتے اور مجوسیوں کی جیت کے خواہش مند تھے۔ قیصر روم ایرانی بادشاہ خسرو کا محسن تھا۔ نبوت سے آٹھ سال قبل روم میں بغاوت ہوئی۔ ایک شخص فوکاس نامی سلطنت روم کا مالک بن بیٹھا۔ اس نے پہلے تو شاہ قیصر کی آنکھوں کے سامنے اس کے پانچوں شہزادوں کو قتل کیا، پھر خود قیصر کو بھی قتل کر کے باپ بیٹوں کو شہر قسطنطنیہ (موجودہ استنبول ترکی) میں برسر عام لٹکا دیے۔ چند دن بعد فوکاس نے قیصر کی ملکہ اور تین شہزادیوں کو بھی قتل کرا دیا۔ اس واقعہ سے ایرانی بادشاہ خسرو کو روم پر حملہ کرنے کا جواز مل گیا۔ 603ء میں خسرو پرویز نے روم پر حملہ کر دیا۔ اور فوکاس کو شکست پہ شکست دیتا ہوا انطاکیہ جا پہنچا۔ رومیوں نے افریقی گورنر سے مدد طلب کر لی۔ اس نے اپنے بیٹے ہرقل کو ایک طاقتور بیڑے کے ساتھ قسطنطنیہ بھیجا۔ ہرقل نے فوکاس کو برطرف کر دیا۔ اس کی جگہ ہرقل خود قیصر روم